مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام منعقد
''احترامِ انسانیت کانفرنس''

میں

تاثراتی کلمات

از

فضیلۃ الشیخ **عبد السلام سلفی** حفظہ اللہ

(امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی)

بموقع: ۳۵ ویں آل انڈیا اہل حدیث ''احترام انسانیت'' کانفرنس

بتاریخ: ۶، ۷ / جمادیٰ الاولیٰ ۱۴۴۶ھ، ۹، ۱۰ / نومبر ۲۰۲۴ء

اهتمام

الطاف الرحمٰن ابو الکلام سلفی

صوبائی جمعیت أہل حدیث ممبئی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

احترامِ انسانیت کانفرنس میں تاثراتی کلمات

الْحَمْدُ لِلَّهِ رب العالمين. وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ﴾ [آل عمران:١٠٢]

أما بعد! فَإِنَّ خَيرَ الْحَديثَ كِتَابُ اللَّه، وخَيْرَ الْهَدْى هدْيُ مُحمِّد ﷺ، وَشَرَّ الأُمُورِ مُحْدثَاتُهَا وكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلالَةٌ وكلَّ ضلالةٍ في النار.

❑ <u>افتتاحی کلمات: (منتظمین کانفرنس، مرکزی جمعیت اوراس کی ذیلی اکائیوں کے ذمہ داران، معزز علمی شخصیات، اور مسلکِ سلف اور ملت کے دردمندان سے خطاب):</u>

۳۵/ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے صدر محترم، گرامی قدر شیخ اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ (امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند)، جناب مولانا محمد ہارون سنابلی حفظہ اللہ (ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند)، اور مرکزی جمعیت

اہل حدیث ہند کے موقر سرپرستان، ذمہ داران و کارکنان، اور اسی طرح مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی ذیلی اکائیوں کے ذمہ داران و کارکنان، ہندوستان و نیپال کے بڑی تعداد میں شرکاۓ کانفرنس ،صفِ اول کے علماء کرام ،اہلِ علم، جامعات اور جماعت کی معزز علمی شخصیات اور اسٹیج پر جلوہ افروز کانفرنس کی طرف سے مدعو اعزازی شخصیات، اور مسلکِ سلف اور ملت کے دردمندان جو اس عظیم الشان باوقار کانفرنس میں ملک کے مختلف خطوں اور صوبوں سے یہاں تشریف لائے ہیں۔[آپ سب کی خدمت میں سلام اور دعا پیش کرتا ہوں]۔

□ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس: تجدیدِ ایمان، علماء سے ملاقات، اور جماعتی اتحاد کا ایک عظیم مظہر:

مجھے اس موقع پر ایک بات تو آپ سے یہ کرنی ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا جو یہ اسٹیج ہوتا ہے، اور یہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس جو ہوتی ہے، اس کی ایک بڑی اور عظیم خوبی اور اس کا ایک بڑا اور عظیم نفع یہ ہوتا ہے کہ اپنے ملک اور مملکتِ نیپال سے شریک ہونے والے بہت سارے اہلِ علم، بہت ساری جماعتی حمیت اور غیرت رکھنے والے لوگ، اس لئے بڑی تعداد میں مشقتیں اور کلفتیں اٹھا کر شریک ہوتے ہیں کہ یہاں ملک کے خطوں سے، ملک کے الگ الگ حصوں سے، چہار

جانب سے شریک ہونے والوں سے ملاقات کا موقع ملے گا اور بھرپور موقع ملے گا۔

یہ چیز ہم لوگ ملک کے مختلف حصوں میں ہونے والے بڑے بڑے پروگراموں، کانفرنسوں، اور سیمیناروں میں نہیں پاتے۔

اس لیے یہ بہت بڑی خوبی ہے، اس اعتبار سے بھی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی طرف سے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا انعقاد بڑا معنی خیز ہے اور بڑا مفید ہے۔

علماء کا علماء سے ملنا، علماء جو علماء کی قدر جانتے ہیں، ان کے مقام اور حیثیتوں کو جانتے ہیں، علماء سے محبتیں کرنے والے حقیقت میں علماء ہی ہوتے ہیں۔ تو ان سے ملاقات جماعتی نسبت پر، مسلک کی نسبت پر، عقیدے کی نسبت پر، دین اور علم کی نسبت پر، دعوت کی نسبت پر، یہ بہت عظیم چیز ہے، یہ چیز ہم کہیں نہیں پا سکتے، نہ کہیں یہ چیز دیکھی جاتی ہے۔

اگر میں یہ کہوں تو شاید حق بجانب ہوں، کہ ہمارے اپنے صوبوں اور علاقوں میں ہونے والی کانفرنسوں میں بھی ان علاقوں اور صوبوں کے لوگ اتنی تعداد میں شریک نہیں ہوتے جتنی بڑی تعداد میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس میں ان صوبوں سے لوگ آ کر شریک ہوتے ہیں۔

تو یہ پہلو جو میں محسوس کر رہا تھا، میں نے آپ کے سامنے رکھنا مناسب سمجھا، اور

میں سمجھتا ہوں کہ شاید یہ ہمارے اپنے دل کی بات ہو اور آپ کی، ہمارے سب کی نہ ہو، لیکن یقیناً اکثر لوگوں کی یہ دل کی بات ہوگی اور یہ عملی بات ہے کہ ہم ایک دوسرے سے ملنے کے لیے احبابِ جماعت، علماءِ جماعت سے مل کر یہاں بہت سارا تبادلۂ خیال کرتے ہیں۔ اس لیے یہ اجتماع اس پہلو سے بہت مفید ہے۔

یہ اجتماع، جماعت کے پلیٹ فارم سے، مرکزی جمعیت اہل حدیث کے پلیٹ فارم سے یہ ۳۵/واں اجتماع ہے۔ یہاں علماء علماء سے ملنے، آپ سے ملنے، آپ علماء سے ملنے، ان کو دیکھنے کے لیے جس وفورِ شوق سے آتے ہیں، اس کا اندازہ آپ جب ملاقاتیں کرتے ہیں اور یہاں ملاقاتیں ہوتی ہیں تو بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

آج سوشل میڈیا کے دور میں لوگ ایک دوسرے کو سنتے رہتے ہیں، اور اسکرینوں پر دیکھتے رہتے ہیں، لیکن جب ملتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ لوگ واقعی ایک دوسرے سے بالمشافہ ملنا چاہتے ہیں۔ یہ بہت بڑی چیز ہے، ہمارے آپ کے اہلِ علم، علماء، اہلِ جماعت اور جمعیت کے بیچ میں یہ بہت بڑی بات ہے۔

- **یہ جماعت اور جمعیت سے محبت کی دلیل ہے:**

اسی لیے اتنی بڑی تعداد میں وہ لوگ جو حقیقت میں جماعت سے اور جمعیت سے محبت رکھنے والے ہیں، وہ شریک ہوتے ہیں۔

☜ یہ جمعیت سے محبت کی دلیل ہے کہ بہت ساری مشکلات کے باوجود، جو سفر میں پیش آتی ہیں اور یہاں پہنچنے کے بعد بھی درپیش ہوتی ہیں، کوئی ان کی پرواہ نہیں کرتا۔

بلکہ ہر آدمی کی زبان پر بس یہی بات ہوتی ہے کہ "ہماری جماعت سے ہمیں محبت ہے، ہم جماعت سے الگ کیسے رہ سکتے ہیں؟"

❑ کانفرنس کے انعقاد پر منتظمین کو مبارکباد اور دعائیں:

اللہ کا فضل ہے کہ پانچ سال کے ایک بڑے وقفے کے بعد ہم آج پھر یہاں جمع ہوئے۔ اور ایک دوسرے سے ملاقات، تبادلۂ خیال اور یہ محبتوں کا جو سلسلہ بنا، اس کی بنیاد پر میں مبارکباد دیتا ہوں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم اور ان کی ٹیم کو، کہ انھوں نے کافی کوششیں کر کے، محنتیں کر کے اتنی عظیم کانفرنس کا اہتمام کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص عطا کرے اور ہماری تمام کوششوں کو مفید اور بارآور بنائے۔

❑ مختلف مذاہب کے نمائندگان کو مخاطب کرتے ہوئے تالیفِ قلب:

اس موقع پر جب یہاں احترامِ انسانیت کانفرنس کے اسٹیج پر بہت سارے

مذاہب کے بہت سارے مذہبی گرو، مذہبی رہنما اور کئی دھرموں کے ماہرین یہاں موجود ہیں، تو آپ ان کی زبانوں سے سنیں گے۔ ابھی آپ نے ایک اسپیچ سنی، آگے بھی آپ سنیں گے کہ 'احترامِ انسانیت' کا مختلف مذاہب کے یہاں کیا تصور ہے؟ اس کا کیا مفہوم ہے اور اس کے کیا تقاضے ہیں؟

ابھی بہت اچھی بات لگی کہ مجھ سے پہلے بدھ مذہب کے دھرم گرو نے جو کہی، کہ ہم سننے کے بعد جو کچھ سنیں اسے اپنی زندگی میں نافذ کریں۔

❑ اہل حدیث کا مقام اور احترام انسانیت:

میں نے کہیں امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی ایک بہت عظیم بات دیکھی اور پڑھی، وہ کہتے ہیں کہ:

"أهل السنة هُمْ أَعْلَمُ بِالْحَقِّ وَأَرْحَمُ بِالْخَلْقِ".

اہل سنت حق کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں، اور (اسی وجہ سے) وہ مخلوقات پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے بھی ہیں۔

[منهاج السنة النبوية: ۵/۱۵۸]

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہلِ سنت یہ سب سے زیادہ حق کا علم رکھتے ہیں۔ سب سے زیادہ حق کا علم اہلِ سنت کے پاس ہے۔

❑ اصلی اہل سنت اور ان کی عظیم ذمہ داریاں:

اہلِ سنت حقیقت میں اہلِ حدیث ہیں، اور یہی اہلِ حدیث ہی اصل اہلِ سنت ہیں۔

ان کے پاس دوسروں کے مقابلے میں حق کا علم سب سے زیادہ ہے۔اور یہ مخلوق کے ساتھ سب سے زیادہ کریم ہیں،سب سے زیادہ حسنِ سلوک اور اچھا برتاؤ کرنے والے ہیں،سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں،سب سے زیادہ ان کے حقوق کو جاننے والے اور برتنے والے ہیں، اور مخلوق کا احترام-دائرے میں رہتے ہوئے کس طرح کرنا ہے-سب سے بہتر ڈھنگ سے یہی جانتے ہیں۔

مجھے کسی تجربہ کار، کسی ماہر، کسی زمینی سطح کے آدمی کی یہ بات بڑی اچھی لگی کہ جب وہ کوئی پیغام دیتا ہے تو یہ کہتا ہے کہ یہ پیغام صرف معلومات کے لیے نہیں ہے، بلکہ یہ پیغام عمل کے لیے ہے،لہذا اس کا نفاذ ہونا چاہیے۔

☜ اور اسی لیے میں اپنے آپ سے اور یہاں موجود آپ سب سے یہ کہوں گا کہ اہلِ حدیث ہی اصل اہلِ سنت ہیں،اور یہی اصل اسلام والے ہیں۔

☜ ہم اگر حقوقِ انسانیت کو جانتے ہیں، اور اسی طرح حقوقِ اہلِ ایمان کو جانتے ہیں،اور اہلِ علم کے حقوق کو جانتے ہیں،اور اسی طرح علماء کو جانتے ہیں، جماعت و

جمعیت کو اور ان کے حقوق کو جانتے ہیں، تو اس کو برتنا ضروری ہے۔

☜ صرف معلومات کوئی چیز نہیں، معلومات میں تو مغضوب قوموں کے پاس سب سے زیادہ علم ہے۔

تو یہ ایک اہم پیغام ہے۔

❑ احسن انداز میں اعتذار، اور اجتماعی نظام کی پابندی:

اور ایک منٹ میں اپنی بات ختم کروں گا۔ ناظمِ اسٹیج نے مجھے ۱۰/ یا ۱۲/ منٹ کا وقت دیا تھا، اور یہ بہت تھا۔

میں تو درخواست کر رہا تھا اپنے ذمہ داروں سے کہ میرا وقت انھیں دیا جاتا جن کا بولنا زیادہ مفید ہوتا، تو مجھے زیادہ خوشی ہوتی۔ لیکن کانفرنس میں شریک تھا اور حکم کا پابند ہوں تو مجھے حاضر ہونا پڑا۔

❑ احترامِ انسانیت کے سلسلے میں اہل علم کی بنیادی ذمہ داری اور فریضہ:

☜ اس موقع پر ایک بات اور کہوں گا کہ احترامِ انسانیت کے نام پر دینی اصولوں کے ساتھ کھلواڑ نہیں ہونا چاہئے۔ یقیناً احترامِ انسانیت اسلام کا ایک بنیادی پہلو ہے، اور اس کے تصور کو واضح کرنا، اس کے دائرۂ کار کو واضح کرنا اہلِ علم کی بنیادی ذمہ

داری ہے، بلکہ فریضہ ہے۔

❑ احترامِ انسانیت کا دائرۂ کار اور دینی اصولوں کی پاسداری:

☜ احترامِ انسانیت' اسلام کا ایک بنیادی پہلو ہے، اس کے دائرۂ کار کو واضح کرنا بہت ضروری ہے۔

کیونکہ یہ بڑا نازک موضوع ہے۔

☜ وقت کے تقاضے کا یہ جیسے سب سے بڑا بنیادی اور اہم موضوع ہے، ویسے ہی اس کے پہلوؤں پر نظر رکھنا، غور کرنا، اس کو سمجھنا، سمجھانا' اس سے زیادہ اہم موضوع ہے۔

☜ کیونکہ کہیں احترامِ انسانیت کے نام پر عقیدہ برباد نہ ہو، توحید برباد نہ کی جائے، ولاء اور براء کے اصول کو ختم نہ کر دیا جائے اور دین کو کھیل نہ بنا دیا جائے، اور کہیں انسانیت اور رواداری کے نام پر دین کے ساتھ تلاعب نہ ہونے لگے۔ اس ناحیہ سے یہ بہت نازک مسئلہ ہے۔

❑ علماء اور دعاۃ سے ایک اہم درخواست:

☜ اس لیے میں اپنے علماء سے، دعاۃ سے، جماعت کے ملک و بیرونِ ملک کے ذمہ داروں سے، جو اسلام کی دعوت اور سلفی دعوت کے مزاج سے واقف ہیں اور

اس کی نزاکتوں کو سمجھتے ہیں، ان سے درخواست کروں گا کہ اس کے دائرے پر بات کریں، تاکہ لوگ اور ہم سمجھ سکیں کہ احترامِ انسانیت کا صحیح معنیٰ کیا ہے۔

❑ احترامِ انسانیت کا مفہوم اور تقاضے:

☜ دنیاوی مسئلوں میں، اور دنیاوی معاملات میں احترامِ انسانیت کا تقاضا یہ ہے کہ سب کے ساتھ برابری ہو، عدل ہو، انصاف ہو، حسنِ سلوک ہو، اخلاق اور مروّتیں ہوں، کسی پر ظلم نہ ہو۔

☜ میں دوسرے مذاہب کے گروؤں اور ماہرین سے کہوں گا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے اپنی امت سے یہ بات فرمائی ہے کہ:

”اتَّقُوا دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، وَإِنْ كَانَ كَافِرًا، فَإِنَّهُ لَيْسَ دُونَهَا حِجَابٌ“.

مظلوم کی بددعا سے بچو، اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

[مسند أحمد: ۱۲۵۴۹، مسند الشهاب: ۹۶۰، مسند الفردوس للديلمي: ۱۵۳۲، الأحاديث المختارة للمقدسي: ۲۷۴۷، وفي إسناده ضعف، لكن أصله في الصحيحين بهذا اللفظ: ”اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ“]

ظالم کے خلاف کافر اور غیر مسلم کی بددعا بھی قبول ہوگی اگرچہ ظالم مسلمان ہی ہو۔

ظالم مسلمان بھی ہوگا تو غیر مسلم کی بد دعا اس کے خلاف قبول ہوگی۔

اسی سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اسلام کے یہاں انسانیت کے ساتھ عدل اور ان کے خلاف ظلم سے بچنے کی کتنی بنیادی تعلیم ہے۔

❑ احترامِ انسانیت کا سب سے بڑا تقاضا اور فلاح و بہبود کا انحصار: دعوتِ توحید پر ہے:

☜ اور ایک بنیادی تقاضا جو میں کہنا چاہوں گا، وہ چھوڑ نہیں سکتا، اور اسے چھوڑا نہیں جا سکتا، وہ یہ ہے کہ: ''انسانیت کے احترام کا تقاضا یہ ہے کہ انسانیت کی فلاح و بہبود کی بات ہو، اور انسانیت کی فلاح و بہبود کا انحصار ایک اوپر والے اللہ کی عبادت اور توحید میں منحصر ہے''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

''يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ تُفْلِحُوا''.

اے لوگو! کلمۂ توحید پڑھتے ہوئے کہو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

[مسند أحمد: ۱۹۰۰۴، ۲۳۱۹۲، صحیح ابن حبان: ۶۵۶۲، صحیح ابن خزیمہ: ۱۵۹، وصححہ الوادعي وغیرہ]

❑ اختتامی کلمات؛ مبارکبادی اور برکت وقبولیت کی دعائیں:

انہی کلمات پر میں بات اپنی ختم کرتا ہوں۔ دوبارہ مبارکباد دیتا ہوں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داروں کو بالخصوص امیر محترم کو اور سارے لوگوں کو کہ اللہ آپ کی کوششوں میں برکت عطا فرمائے۔اور ہم سب کی حاضری کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

○○○○

https://youtu.be/_xQU53wOpAM?si=Oi8SwT3bQMcGHbN7